محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم!

محترم مفتی صاحب میں ایک ایسی سوسائٹی میں رہائش پذیر ہوں جہاں آبادی ابھی بہت کم ہے اور مسجد بھی صرف ایک ہی ہے۔ مسجد کے خطیب اور نائب خطیب دونوں بریلوی مسلک سے وابستہ ہیں۔ میرا دل ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو نہیں کرتا۔ محلے کے ساتھی کہتے ہیں کہ میں ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا۔ میں اپنی نماز گھر میں پڑھتا ہوں یا پھر دور دوسری جگہ مسجد میں پڑھتا ہوں۔ میں بہت پریشان ہوں اس سلسلے میں میری رہنمائی فرمائیں۔

2- دوسری گزارش یہ ہے کہ جب کبھی دیر سے گاؤں جانا ہوتا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہاں بریلوی مسلک یا اہل حدیث کا امام ہوتا ہے وہاں کیا کیا جائے۔

نوازش ہوگی

خان محمد راشد

جوابی لفافہ ارسال کرتا ہوں

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)--- صورتِ مسئولہ میں اگر قرب وجوار کی مسجد میں صحیح العقیدہ صالح امام میسر ہو اور وہاں جانے میں کوئی عذر نہ ہو تو اس دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھنی چاہئے، لیکن اگر دور ہونے کی وجہ سے وہاں جانا مشکل ہو تو جماعت کا ثواب حاصل کرنے کیلئے اکیلے نماز پڑھنے کے بجائے اسی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لینا بہتر ہے، کیونکہ جماعت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اور ایسی صورت میں پڑھی ہوئی نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔(ماخذہٗ التبویب بتصرف:۱۴۱ھ/۹۶و۱۶۱)

الفتاوى الهندية – (١ / ٨٢)

الجماعة سنة مؤكدة. كذا في المتون والخلاصة والمحيط ومحيط السرخسي وفي الغاية قال عامة مشايخنا: إنها واجبة وفي المفيد وتسميتها سنة لوجوبها بالسنة وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج

الفتاوى الهندية – (١ / ٨٤)

ولو صلى خلف مبتدع أو فاسق فهو محرز ثواب الجماعة لكن لا ينال مثل ما ينال خلف تقي. كذا في الخلاصة.

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (١ / ١٥٧)

وإمامة صاحب الهوى والبدعة مكروهة، نص عليه أبو يوسف في الأمالي فقال: أكره أن يكون الإمام صاحب هوى وبدعة؛ لأن الناس لا يرغبون في الصلاة خلفه، وهل تجوز الصلاة خلفه؟

قال بعض مشايخنا: إن الصلاة خلف المبتدع لا تجوز، وذكر في المنتقى رواية عن أبي حنيفة أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع، والصحيح أنه إن كان هوى يكفره لا تجوز، وإن كان لا يكفره تجوز مع الكراهة

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ٥٦٢)

وفي النهر عن المحيط: صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة

و تحته في رد المحتار-

(قوله نال فضل الجماعة) أفاد أن الصلاة خلفهما أولى من الانفراد، لكن لا ينال كما ينال خلف تقي

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

(۲)۔۔۔غیر مقلد امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ وہ امام کم از کم نماز کے ارکان و شرائط میں حنفی مذہب کی رعایت کرتا ہو، چنانچہ اگر اس بات کا یقین ہو کہ غیر مقلد امام حنفی مذہب کے مطابق نماز کے ارکان و شرائط کی رعایت نہیں رکھتا مثلاً عام نائیلون کی جرابیں پہن کر اس پر مسح کرتا ہو، یا جسم سے خون نکل کر بہہ جانے کے باوجود وضو کیے بغیر نماز پڑھاتا ہو تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور اگر اس بات میں شک ہو کہ وہ حنفی مذہب کی رعایت رکھتا ہے یا نہیں تو اکیلے نماز پڑھنے کے بجائے ان کے پیچھے نماز پڑھ لینے کی گنجائش ہے۔ (مأخذہ التبویب بتصرف: ۱۶۰۵/۴)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۱ / ۵۶۲)

وكذا تكره خلف أمرد وسفيه ومفلوج.................... ومن أم بأجرة قهستاني زاد ابن ملك: ومخالف كشافعي، لكن في وتر البحر إن تيقن المراعاة لم يكره، أو عدمها لم يصح، وإن شك كره

وتحته في رد المحتار – (۱ / ۵۶۳)

(قوله لكن في وتر البحر إلخ) هذا هو المعتمد، لأن المحققين جنحوا إليه، وقواعد المذهب شاهدة عليه. وقال كثير من المشايخ: إن كان عادته مراعاة مواضع الخلاف جاز وإلا فلا، ذكره السندي المتقدم ذكره ح...

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد سلیم بن محمد اکرم کوئٹوی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

۱۲/جنوری/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب ... عفی عنہ

۱۴-۴-۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

بندہ ابراہیم عیسیٰ

۱۴-۴-۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

عبد المنعم

۱۴۳۸/۴/۱۵ھ